Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۲۷ صفر ۱۴۱۱ ھ ، ۱۸ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۱۸ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۶۲

جارحیت کا علاج

"اگر ایک طاقت دوسری طاقت کے خلاف باغیانہ رویہ اختیار کرنے پر مُصر رہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام عالم اسلام مل کر مشترکہ طاقت کے ساتھ اس ایک طاقت کو زیر کریں اور مغلوب کریں اور جب وہ اس بات پر آمادہ ہو جائے کہ اپنے فیصلوں کو احکاماتِ الٰہی کی طرف لوٹا دے .... تو پھر اس پر مزید زیادتی بند کر دی جائے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
الفضل ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالےٰ اُن سے الگ ہو جاتا ہے"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶)

"مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہوتا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے۔ انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لیے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۳-۲۶۴)

"غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں۔ جنہوں نے دُعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السّلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالےٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا"

(ملفوظات جلد ۷ ، صفحہ ۲۶۸ ، ۲۶۹)

خاندانی تعلقات توڑنے سے خدا سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے

ایسے لوگوں کی دعائیں بھی پھر قبولیت نہیں پاتیں! (امام الرابع)

ہم نے تمہیں تمام دنیا میں پھیلا دیا اور ایک جان سے بے شمار جانیں پیدا کیں مگر اس لئے نہیں کہ رشتے ٹوٹ جائیں اس لئے کہ رشتے قائم ہوں اور بڑے احترام کے ساتھ قائم ہوں فرمایا...... جس خدا سے تم منتیں کر کے اپنی مرادیں مانگتے ہو یاد رکھنا کہ وہ خدا تمہیں تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنا اور ان کا خیال رکھنا ان دونوں باتوں کو اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت یا مرد دونوں میں سے جو بھی رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتا اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے پیغام ہے کہ تمہاری دُعائیں قبول نہیں ہونگی اس نکتے کو سمجھنا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بے شمار خطوط مجھے ملتے ہیں۔ دُعا کے لئے ان میں ایسے بھی بہت سے خطوط ہوتے ہیں کہ ہماری دعائیں پتہ نہیں کیوں قبول نہیں ہوتیں دُعائیں قبول نہ ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر ایک وجہ جو یہاں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم نے اپنے خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے

باقی صفحہ ۸ پر

مکرم بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ (حال مقیم واشنگٹن) ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر زاہدہ تنویر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نور احمد صاحب امیر ضلع جماعت احمدیہ میرپور خاص (تھرپارکر) سندھ بعوض ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم اقبال احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے بیت الاحمدیہ میرپور خاص میں پڑھا۔

مکرم بشارت احمد صاحب حضرت چوہدری کرم داد صاحب ودھن آف گجرات رفیق حضرت اقدس کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

○ مکرم محمد اسلم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے والد مکرم ماسٹر اللہ لوک صاحب ۳۔ ستمبر ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئے۔

○ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب ڈار آف ننگل شاہو ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۳۔ مئی ۱۹۹۰ء کو ۸۲ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم نذیر احمد صاحب ڈار آف لندن کی خالہ اور مکرم خواجہ رفیع الدین صاحب بٹ امیر حلقہ ملّو ملہی کی خوشدامنہ تھیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

○ مکرم کلیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فضل احمد۔ لطیف آباد۔ حیدر آباد سندھ کو اللہ تعالیٰ نے یکم ستمبر ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی کی والدہ صاحبہ بیرپائیکشا میمن سنگھ بنگلہ دیش میں بہت بیمار ہیں، احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ تبوک ۱۳۶۹ ہش — ۱۸ ستمبر ۱۹۹۰ء

دُھواں اور شور

ہمارے ملکی عمائدین فیصلہ جات میں دنیا کے کسی ملک کے عمائدین سے پیچھے نہیں ۔ وہ جانتے ہیں کہ قوم کی بہبود کے سامان کس طرح فراہم کیئے جاسکتے ہیں ۔ انہیں یہ بھی علم ہے کہ ترقی کی راہ کس طرف جاتی ہے اور اس پر کس طرح گامزن ہوا جاسکتا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ملک اتنی ترقی نہیں کر رہا جتنی کہ اسے کرنی چاہیئے ۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ فیصلے تو ٹھیک ٹھاک ہو جاتے ہیں ۔ لیکن جب ان پر عمل درآمد کا وقت آتا ہے تو اکثر و بیشتر معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے یا تو عمل ہوتا ہی نہیں یا ہوتا ہے تو بے دلی سے اور بجھے بجھے جذبے کے ساتھ ۔

ہمیں اخبارات میں یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ دُھواں چھوڑنے اور شور کرنے والی گاڑیوں کا چالان ہوگا ۔ خبر کا متن ملاحظہ ہو ۔

"لاہور (پ پ ا) تحفظ ماحول کی ایجنسی نے صوبے کے مختلف شہروں میں ٹریفک پولیس کی مدد سے دُھواں چھوڑنے اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کی چیکنگ اور چالان کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ تحفظ ماحول کی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ دھوئیں اور شور سے جلد کا کینسر ، سانس کی بیماریاں دل کے امراض اور ذہنی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور اسکی روک تھام کیلئے لاہور سمیت دیگر شہروں کی مختلف سڑکوں پر ہر ہفتے کے پہلے تین دن دو سکواڈ چیکنگ کیا کریں گے ۔ انہوں نے کہا کہ لاہور ، گوجرانوالہ اور راولپنڈی کے اضلاع میں اب تک چیکنگ کے دوران ۲۷۱۷ گاڑیوں کو پکڑا گیا ہے ۔"

حقیقت یہ ہے کہ دھواں انسانی صحت اور زندگی کیلئے نہائت مضر ہے ۔ ماحول کو آلودہ کرتا ہے اور اس طرح انسانی زندگی سے کھیلتا ہے ۔ متعدد بیماریوں کی جڑ ہے ۔ یہ بیماریاں مہلک نہ بھی ثابت ہوں تو کاروبار کے ناقابل تو ضرور بنا دیتی ہیں ۔ اسی طرح شور بھی نہ صرف ظاہری طور پر کانوں کو گراں گزرتا ہے اگر ذرا سا غور کیا جائے تو سوچنے کی طاقت پر بھی بُری طرح اثر انداز ہوتا ہے ۔ ان دونوں چیزوں کا تدارک لازمی ہے لیکن کیا ہم یہ بات پہلی دفعہ سن رہے ہیں کہ دھواں اور شور کرنیوالی گاڑیوں کا چالان ہوگا ۔ یہ تو ماضی میں بھی فیصلہ کیا جاتا رہا ہے لیکن اس کے باوجود یہ دونوں چیزیں ختم نہیں ہو سکیں ۔ وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم فیصلہ تو کر لیتے ہیں لیکن ان پر عمل درآمد کی ہمیں ہمت نہیں پڑتی یا ہم ان پر عمل درآمد کرنے کی طرف سے جلد ہی غافل ہو جاتے ہیں ۔ خدا کرے کہ اب جو فیصلہ کیا گیا ہے اس پر پوری طرح عمل درآمد کیا جاسکے اور ہمیں دھوئیں اور شور سے نجات مل جائے ۔

چند لمحوں کی ملاقات کی وسعت دیکھو
ایسے لگتا ہے کہ ہر لمحہ وہیں رہتا ہوں
مَیں تکلّف سے کوئی بات نہیں کہہ سکتا
دل سے جو بات نکلتی ہے وہی کہتا ہوں

ابو الاقبال

وہ بات کہی ہے اُشکوں نے جس بات پہ چھاپ تمہاری ہے
اب تم ہی کہو اس منزل میں کیا عشق مرا معیاری ہے

مَیں دار و رسن سے بچنے کی تدبیر کو مَوت سمجھتا ہوں
آرام سے لمحے کٹتے ہوں تو جینا مجھ پر بھاری ہے

مَیں اپنی ہی دیواروں کے سائے میں سستا لیتا ہوں
اوروں کی ٹھنڈی چھاؤں تو احسان کی تیز کٹاری ہے

دل دَھک دَھک کرتے ان سے ملا مسرور ہوا مسحور ہوا
لیکن اب رُوئیں رُوئیں پر احساسِ جُدائی طاری ہے

اب راتوں کے سنّاٹے بھی اک قِصّہ بنتے جاتے ہیں
یوں لگتا ہے خاموشی کے ہونٹوں پر آہ و زاری ہے

کچھ لوگوں نے عنوانوں ہی کو افسانے کا نام دیا
اور میرا افسانہ دیکھو یہ عنوان سے عاری ہے

وہ دل کی باتیں سُن کر ہی ہر چیز عطا کر دیتے ہیں
مَیں پھر بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں کیا یہ میری لاچاری ہے

پتّھر پر پتھر آنے دو غیروں کو زخم لگانے دو
یہ جسم ، نسیم ، اب جسم نہیں پھلواری ہے ، پھلواری ہے

نسیم سیفی

حق مہر کتنا ہونا چاہیئے

(ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) خطبہ فرمودہ ۱۳ مئی ۱۹۱۶ء)

"نکاح آرام ۔ راحت ۔ سکینت اور تقوی اللہ کے حصول کیلئے کیا جاتا ہے مگر آج کل لوگوں نے رسومات اور بدعات سے اسے دکھ کا موجب بنا لیا ہے ۔ بڑے بڑے امراء ۳۲/- روپے مہر مقرر کرتے ہیں اور اس کا نام مہر شرعی رکھتے ہیں ۔ حالانکہ یہ ان کے لئے غیر شرعی ہے ۔ اور غرباء کئی ہزار مقرر کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کے لئے گناہ ہے ۔ قادیان میں تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے انفاسِ قدسیہ کے طفیل بہت فضل ہے اور بیرون جات کے احمدی بھی ایک حد تک محفوظ ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ احباب جماعت احمدیہ اور ہمت کریں اور اپنے نکاحوں کو رسوم و بدعات سے الگ کر کے بالکل سنتِ نبویؐ کے مطابق کریں تاکہ نکاح کی حقیقی غرض قائم ہو ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

قومی ترقی کیلئے قومی دماغ کی ضرورت ہے (۱)

ضبط اور چیز ہے اور خدمت ملی کا احساس اور چیز ہے۔ ضبط و نظام ظاہر پر دلالت کرتا ہے بائیں طرف چلتے ہو تو اس لئے نہیں کہ تمہارا دل بائیں طرف چلنے کو چاہتا ہے۔ بالکل ممکن ہے تمہارا دل دائیں طرف چلنے کو چاہے مگر تم کہتے ہو میں قوم کا حکم مانتے ہوئے بائیں طرف چلوں گا لیکن قومی خدمت کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اگر فرد یہ دیکھے کہ قوم اس کی ہلاکت اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو وہ بلا دریغ اپنے آپ کو قربان کردے۔ ضبط و نظم میں حکم کی اطاعت کا سوال ہوتا ہے لیکن ملکی یا قومی جذبہ میں حکم کوئی نہیں ہوتا۔ تم خود قوم کا فکر رکھتے ہو تم خود ملک کی ترقی کا احساس رکھتے ہو اور جب تم خود ملک کی ترقی کا احساس رکھتے ہو اور جب تمہیں قومی یا ملکی برتری کا احساس مجبور کرتا ہے تم اپنے آپ کو ملک اور قوم کے لئے قربان کر دیتے ہو۔ گذشتہ جنگِ عظیم میں جاپانی فوج کے راستہ میں ایک جگہ بجلی کی تاروں کی باڑ لگادی گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی فوج آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ انہوں نے بڑا زور لگایا کہ کسی طرح اس کو دور کریں مگر ناکام رہے۔ آخر جاپان کے کچھ نوجوان اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ اپنے پیٹوں سے بم باندھ کر اس تار پر گر گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو تباہ ہو گئے مگر بجلی کی تار بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور فوج کے لئے راستہ بن گیا۔ انہیں حکم نہیں تھا کہ تم ایسا کرو مگر چونکہ وہ دیکھتے تھے کہ اگر حالت اسی طرح رہی تو ہماری فوج وقت پر آگے نہیں بڑھ سکے گی اس لئے وہ اُن کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ میں اس جگہ اس سوال پر بحث نہیں کر رہا کہ یہ طریق قربانی کا (دین حق۔ ناقل) کے مطابق ہے یا نہیں میں یہ بتا رہا ہوں کہ قومی خدمت کے لئے قربانی اور ضبط و نظم کے لئے قربانی الگ الگ اقسام کی ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب عیسائیوں سے لڑائی شروع ہوئی تو شام میں ایک موقعہ پر دشمن کا ایک بڑا بھاری لشکر جمع ہو گیا۔ مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ عیسائیوں نے پہلے مخفی طور پر یہ پتہ کرالیا کہ مسلمانوں میں صحابی کون کون سے ہیں اور پھر انہوں نے اپنے کچھ تیر انداز ایک ٹیلے پر بٹھا دیئے اور انہیں ہدایت کردی کہ وہ اپنے تیروں کا خصوصیت سے صحابہؓ کو نشانہ بنائیں۔ وہ جانتے تھے کہ جب بڑے بڑے لوگ مارے گئے تو باقی فوج کے دل خود بخود ٹوٹ جائیں گے۔ اور وہ میدان سے بھاگ جائے گی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی صحابہؓ مارے گئے۔ اور کئی کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ اس پر مسلمانوں کو سخت فکر پیدا ہوا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ اگر اب ہم آگے بڑھے تو تمام کے تمام صحابہؓ ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس پر بعض نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور کہا کہ ہم اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان خدمات کے پیش کرنے میں سب سے مقدم وہ نوجوان تھا جس کے خاندان نے اسلام کی دشمنی کا بیج مکہ میں بویا تھا۔ یعنی ابوجہل کا بیٹا عکرمہ ان نوجوانوں نے کہا کہ صحابہؓ بہت بڑی خدمات کر چکے ہیں اب ہم جو بعد میں آئے ہیں۔ ہمیں ثواب حاصل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ ہم مل کر قلب لشکر پر حملہ کریں گے۔ اور عیسائی جرنیلوں کو مار ڈالیں گے۔ حضرت ابو عبیدہؓ جو لشکر کے کمانڈر تھے انہوں نے کہا یہ تو بڑے خطرے کی بات ہے اس طرح تو جس قدر نوجوان جائیں گے۔ سب کے سب موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ مگر اس کے سوا اب چارہ بھی کوئی نہیں۔ کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ ہم نوجوان تو بچ رہیں اور صحابہؓ مارے جائیں؟ اس پر انہوں نے حضرت خالدؓ سے مشورہ لیا انہوں نے بھی کہا کہ عکرمہ کی رائے ٹھیک ہے۔ دشمن نے ہماری دکھتی رگ کو معلوم کرلیا ہے۔ اور اب وہ صحابہؓ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم ساٹھ نوجوان اپنے ساتھ لیں۔ اور قلب لشکر پر حملہ کر دیں۔ آخر حضرت ابو عبیدہؓ نے ان کے اصرار پر اجازت دے دی۔ اور ساٹھ نوجوانوں نے قلبِ لشکر پر حملہ کرکے اسے شکست دے دی۔ لیکن اس لڑائی میں ان میں سے اکثر نوجوان مارے گئے۔ ایک صحابی ذکر کرتے ہیں۔ کہ جب عیسائی لشکر کو شکست ہو گئی۔ اور وہ سب بھاگ گئے تو میں زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے میدانِ جنگ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ عکرمہؓ بن ابی جہل ایک جگہ زخمی تڑپ رہے تھے۔ میں نے دیکھا اور سمجھا کہ انہیں سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ پانی کی چھاگل میرے پاس تھی۔ میں آگے بڑھا تا کہ چھاگل ان کے منہ سے لگاؤں مگر ابھی میں نے یہ ارادہ ہی کیا تھا کہ عکرمہؓ نے فضل بن عباس کی طرف اشارہ کیا۔ جو ان کے پہلو میں پڑے زخموں سے تڑپ رہے تھے۔ اور کہا کہ انہیں مجھ سے زیادہ پیاس معلوم ہوتی ہے تم جاؤ اور پہلے فضل کو پانی پلاؤ۔ وہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے۔ وہ کہتے ہیں میں پانی پلانے کے لئے فضل کی طرف گیا۔ تو انہوں نے ایک اور شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو ان کے قریب ہی زخموں سے تڑپ رہا تھا کہا کہ پہلے اسے پانی پلاؤ اسے مجھ سے بھی زیادہ پیاس معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں۔ اس وقت دس زخمی مسلمان قریب قریب پڑے ہوئے تھے۔ میں ایک سے دوسرے کے پاس اور دوسرے سے تیسرے کے پاس اور تیسرے سے چوتھے کے پاس گیا۔ مگر ہر شخص نے مجھے یہی کہا کہ دوسرے کو پانی پلاؤ۔ وہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے۔ جب میں آخری کے پاس پہنچا تو وہ مر چکا تھا۔ پھر واپس لوٹا تو نواں شخص بھی مر چکا تھا۔ پھر آٹھویں کی طرف بڑھا تو وہ بھی مر چکا تھا۔ اس طرح ایک ایک کر کے سب کو میں نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ پانی کی چھاگل میرے ہاتھ میں تھی۔ مرنے والے مر چکے تھے۔ مگر مرتے وقت ان میں سے کسی ایک نے بھی پانی کا ایک گھونٹ نہ پیا۔ محض اس لئے کہ میرا ساتھی مجھ سے زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہے قومی روح یعنی اپنے نفس کو مقدم کرنے کی بجائے قومی ضرورتوں کو انسان مقدم رکھے۔ اور اپنے آپ کو قومی مفاد اور برتری کے لئے قربان کر دے۔ مگر قومی ایثار کا صحیح جذبہ جب بھی پیدا ہو گا۔ قومی خدمت سے پیدا ہو گا۔ جب قومی خدمت کا صحیح جذبہ کسی انسان کے دل میں پیدا ہو جائے تو وہ بے انتہا قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس شخص کے اندر قومی جذبہ پیدا ہو گا اس کا مطمح نظر وسیع ہو جائے گا۔ ایک کمزور سے کمزور اور جاہل سے جاہل انسان کو بھی جا کر دیکھو اس کی قوتِ فکر اتنی مری ہوئی نہیں ہوتی۔ جتنی لوگ سمجھتے ہیں۔ جاہل سے جاہل ماں بھی بچے کا کتنا فکر کرتی ہے اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورتوں کا وہ خیال رکھتی ہے۔ اور کوشش کرتی ہے کہ اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔ گاؤں میں غریب سے غریب گھر میں چلے جاؤ۔ جب شادی بیاہ کا موقع آئے گا۔ عورت اپنے پٹارے میں سے کوئی کپڑا نکالے گی۔ اور لڑکی کے جہیز میں رکھ دے گی۔ اور جب اس سے پوچھو کہ یہ کپڑا تم نے کب خریدا تھا تو وہ کہے گی دس سال ہوئے میں نے یہ کپڑا خریدا تھا۔ پھر اس لئے رکھ دیا کہ بچی کی شادی کے وقت کام آئے گا اگر اس میں عقل نہیں تھی تو اس نے اتنی لمبی باتیں کس طرح سوچ لیں۔ پھر بیسیوں دفعہ خاوند کے پاس معاملہ ادا کرنے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا تو عورت اپنی پوٹلی میں سے روپیہ نکال کر اسے دے دیتی ہے اور جب اس سے پوچھا جائے کہ یہ روپیہ تم نے کہاں سے لیا تو وہ بتاتی ہے کہ پیسہ پیسہ کر کے میں جمع کرتی چلی گئی تھی۔ تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ وہ ایسا کیوں کرتی ہے اسی لئے کہ اس کے اندر عائلی جذبہ ہوتا ہے جو اسے سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اور جب وہ سوچتی ہے تو اسے مشکلات نظر آتی ہیں۔ پھر وہ ان مشکلات کے علاج پر غور کرتی ہے۔ اور آخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہر شخص اپنے بچے کے متعلق ضرور کچھ نہ کچھ سوچ رہا ہوتا ہے کہ میں اسے کس طرح تعلیم دلاؤں گا۔ کس طرح اس کے کپڑوں اور کھانے کا انتظام کروں گا۔ اس بارہ میں کیا کیا مشکلات پیش آئیں گی۔ اور ان کو کس طرح دور کیا جاسکے گا۔ اگر اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوت فکر کو قومی بنا دو تو ہر انسان قومی ضروریات کے متعلق سوچ رہا ہوگا۔ اور وہی جاہل انسان جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ وہ کسی کام کا نہیں جب اسے ان باتوں کے سوچنے پر لگا دو گے۔ تو اس کی نظر وسیع ہو جائے گی۔ درحقیقت ہم جس شخص کو جاہل کہتے ہیں قومی نقطۂ نگاہ سے اس کے صرف اتنے معنے ہوتے ہیں کہ اس کے دماغ کو سوچنے کی طرف توجہ نہیں۔ یہ معنے نہیں ہوتے کہ وہ سوچ نہیں سکتا میں نے احمدیہ جماعت کی مجلس شوریٰ میں دیکھا ہے اور میرا بیس پچیس سال کی مجالس شوریٰ کا یہ تجربہ ہے کہ بسا اوقات کسی فیصلہ کی پوری زنجیر اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک ایک عامی آدمی کی رائے بھی اسکے ساتھ نہ ملا لی جائے۔ سَو میں سے صرف ایک دفعہ مجھے اپنے طور پر فیصلہ کرنا پڑتا ہے ورنہ ننانوے دفعہ میں فیصلہ اسی طرح کرتا ہوں کہ کچھ اس کی رائے میں سے لے لیا۔ اور کچھ اس کی رائے میں سے۔ اور ایک نتیجہ پیدا کر لیا۔ اگر ہم عوام کو مجالس مشاورت میں شامل نہ کرتے تو وہ بھی صرف اپنے گھر کی ضروریات کے متعلق ہی اپنے دماغوں سے کام لینے کے عادی ہوتے۔ لیکن جب ہم نے ان کو اپنی مشاورت میں شامل کر لیا تو اس کا فائدہ یہ ہوا کہ انکے دماغ ترقی کر گئے۔ چنانچہ ان کی آراء کے ٹکڑے ٹکڑے مل کر ایک مکمل سکیم بن جاتی ہے جو جماعت کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوتی ہے۔ غرض جس طرح فرد اپنی ضرورتوں کے متعلق سوچ کر سکیم بنا لیتا ہے اسی طرح اگر اس کا دماغ قومی ضرورتوں کی طرف منتقل کر دیا جائے تو ہر فرد قومی ضرورتوں کے متعلق سوچنے لگ جائے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہر شخص اس کی قابلیت رکھتا ہے جنگل میں رہنے والا ہو۔ یا پہاڑ پر رہنے والا، گاؤں میں رہنے والا ہو یا شہر میں رہنے والا۔ ہر شخص پاکستان کے مستقبل کے متعلق بھی سوچ سکتا ہے۔ فلسطین کے مستقبل کے متعلق بھی سوچ سکتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے ہر سیاسی مسئلہ کے متعلق سوچ سکتا ہے نقص یہ ہے کہ اسے یہ احساس نہیں کرایا گیا کہ تم پر قوم کے متعلق ذمہ داری ہے۔ اس لئے وہ یہ تو کرتا ہے کہ کبھی اپنی بیوی کے متعلق سوچتا ہے کبھی اپنی لڑکی کے متعلق سوچتا ہے۔ کبھی اپنے لڑکوں کے متعلق سوچتا ہے۔ کبھی اپنے رشتہ داروں کے متعلق سوچتا ہے مگر وہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے متعلق کبھی نہیں سوچتا اس لئے نہیں کہ وہ سوچ نہیں سکتا بلکہ اس لئے کہ وہ اس کا عادی نہیں اگر قومی جذبہ پیدا ہو جائے تو ادنےٰ سے ادنےٰ آدمی بھی کچھ نہ کچھ سکیمیں سوچنے لگ جائے گا اور اگر قومی جذبہ پیدا نہیں ہوگا تو عام لوگ تو الگ رہے پڑھے لکھے بھی اپنی قوم سے غافل رہیں گے۔ نہ انہیں اپنی قوم کے نقائص کا پتہ ہوگا نہ اس کے علاج کا فکر ہوگا۔ اور سارا نظام ڈھیلا ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس نقطہ کو سمجھا نہیں گیا۔ کہ جس طرح فرد کا دماغ ہے اسی طرح قوم کا بھی دماغ ہے۔ قوم کا دماغ ایک غیر مادی اور روحانی چیز ہے۔ مگر اس سے زیادہ یقینی اور پختہ چیز اور کوئی نہیں جب کسی قوم کے افراد میں جذبۂ ملت پیدا ہو جاتا ہے تو تمام افراد قومی ضرورتوں کے متعلق سوچنے لگ جاتے ہیں اور قومی ضرورتوں کے متعلق سوچنے اور غور و فکر کرنے کے نتیجہ میں قومی روح پیدا ہو جاتی ہے اور قومی روح سے قومی دماغ پیدا ہوتا ہے جو نظر تو نہیں آتا مگر وہ ایک ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

میاں محمد سلیم صاحب شاہجہانپوری

محترم میاں محمد سلیم شاہجہانپوری ہماری جماعت کے معروف بزرگ شاعر ہیں۔ گذشتہ دنوں وہ ربوہ تشریف لائے تو ان سے گفتگو کا ایک موقع پیدا ہو گیا۔ مکرم سلیم شاہجہان پوری صاحب نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا خود کو حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری کی کفالت میں پایا۔ ان کا گھر ایک ادارہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اہل علم اہلِ ادب اور شعراء حضرات آتے جاتے رہتے تھے۔ ان کی صحبتوں میں وقت گزرتا تھا۔ حضرت حافظ صاحب کا کھانا ہمارے گھر سے جاتا تھا۔ کھانا ٹھنڈا ہو جاتا مگر علم و ادب کی گفتگو جاری رہتی۔

محترم سلیم صاحب ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے ۲۰ سال کی عمر میں ان کا کلام ادبی رسالوں میں شائع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ پرانے شعراء جوش ملیح آبادی، سیماب اکبر آبادی، نوح ناروی، راغب مراد آبادی، محسن بھوپالی اور آج کے دور کے بڑے شعراء حمایت علی شاعر، قتیل شفائیؔ، ثاقب زیروی سبھی کے ساتھ ہندو پاک کے مختلف شہروں میں مشاعرے پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ تاہم سلیم صاحب نے فرمایا کہ ہم نے شاعری کو پیشہ نہیں بنایا مگر ادب و شاعری ساری عمر ہی اوڑھنا بچھونا بنے رہے ہیں۔

محترم سلیم صاحب نے فرمایا کہ انہیں ہزاروں اشعار زبانی یاد ہیں ساتھ بیٹھ جائیں اور شعر سنانا شروع کر دیں تو رات بیت جائے گی لیکن اشعار کا ذخیرہ ختم نہ ہوگا۔

محترم سلیم صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے لٹریچر کے ذریعے اردو زبان کی جو بے مثال خدمات انجام دی ہیں اس کو اہلِ اردو کبھی فراموش نہیں کر سکتے اس خدمت کو احسن رنگ میں سامنے لانا چاہیئے چنانچہ اس نقطۂ نظر سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں سے ادبی نمونے کی نظم و نثر اکٹھی کر کے جمع کی ہے۔ اس کا نام اوراقِ زریں رکھا ہے۔

محترم سلیم شاہجہان پوری صاحب نے حال ہی میں جو نہایت قابلِ قدر کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ احمدی شعراء کے کلام کے نمونے جمع کر کے ایک نمائندہ مجموعہ تیار کیا ہے۔ اس میں انہوں نے ۲۲۵ شعراء اور ۲۳ شاعرات کا کلام جمع کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب جلد زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائے گی اس کتاب میں صرف نمونہ کلام نہیں بلکہ شعراء کے حالات اور ادبی محاسن بھی درج کئے گئے ہیں۔

رشک کے لائق ہیں یارو راہِ مولیٰ کے اسیر
بادۂ عرفان اور حق و صداقت کے سفیر

ہاں انہی کے دم سے ہوگا رونما اک انقلاب
صدقِ دل سے ہو گئے جو تیرے کوچہ کے فقیر

دینِ حق کی پاسبانی ان کا نصب العین ہے
تا نمایاں ہی رہے توحید کی روشن لکیر

صرف منہ سے ہی نہیں اظہارِ عشقِ مصطفےٰ
جاں کا نذرانہ بھی دیتے ہیں یہ بطحا کے فقیر

ہیں سلاسل میں بھی خنداں قید میں بھی مطمئن
صورتِ ناصر ہوں یا ہوں صورتِ ابنِ منیر

ان کی قربانی پہ نازاں ہیں فرشتے بھی تمام
اہلِ دنیا کی نظر میں ہیں بظاہر جو حقیر

سرزمینِ پاک میں جتنے بھی ہیں ظلمت کدے
ہو گئے روشن جو پہنچے ان میں یہ روشن ضمیر

ان کو آقا نے دیا شبّیر کیا پیارا لقب
پیار سے فرمایا ان کو "راہِ مولیٰ کے اسیر"

شبّیر احمد

○ تمام انصار جائزہ لیں کہ ان کے گھر کے کتنے افراد نماز باترجمہ جانتے ہیں۔ اور جو افراد ترجمہ نماز نہ جانتے ہوں ان کو فوری طور پر ترجمہ نماز سکھانے کا انتظام کریں۔ اور اس ضمن میں کتابچہ نماز مترجم خرید کر گھر کے ہر فرد کو الگ الگ مہیا کریں۔ اور ترجمہ نہ جاننے والے افراد کو پابند کریں کہ ایک ماہ کے اندر اندر ترجمہ نماز سیکھ لیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلل اندازی

ظہور احمد
مربی سلسلہ

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا میں کئی قسم کے امور سرانجام پاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا تعلق تو مادی دنیا سے ہوتا ہے اور کچھ امور ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق روحانی دنیا سے ہوتا ہے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی قابل بیان ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی مقصد کو لیکر اٹھتا ہے خواہ وہ دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہو یا اس کا تعلق روحانیت کے ساتھ ہو ہمیشہ مدمقابل ایک ایسا گروہ کھڑا ہو جاتا ہے جو اس کے مقصد میں دخل انداز ہو کر ایسے شخص کو اپنا مقصد پھیلانے میں ناکام کرنے کی پوری کوشش اور مساعی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے مشن کو فیل کرنے کے لئے اپنی عزت و ناموس اور جان و ملک کی بازی بھی لگا دیتا ہے۔

اس وقت میں کسی مقصد یا مشن کی تشریح ہرگز نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خلل اندازی کے متعلق کچھ باتیں بیان کرنی چاہتا ہوں۔ کسی بھی کام میں مداخلت کے لئے یہ اصولی بات ذہن نشین رہے کہ۔ مداخلت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت میں مداخلت جائز سمجھی جاتی ہے۔ اور دوسری صورت میں مداخلت کو ناجائز، بے محل اور بے موقع سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں شروع زمانہ سے دنیا میں موجود چلی آرہی ہیں۔

نفسیات کا یہ اصول ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی کام میں یا کسی دلچسپی میں پوری طرح محو ہوگا۔ خواہ وہ دلچسپی اہمیت رکھتی ہو یا نہ اور خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز کسی بھی صورت سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی اس میں رخنہ انداز ہوگا تو لازماً Reaction کے طور پر اس شخص کی طبیعت پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ اور ردعمل کے طور پر وہ اس سے غصہ محسوس کرے گا۔ پھر بعض اوقات ایسے لمحات میں انسان اتنا جذباتی ہو جاتا ہے کہ ادب و احترام کا بھی خیال نہیں رہتا۔

عموماً اس قسم کی کیفیات ہمیں گہری دلچسپیوں میں نظر آتی ہیں۔ یہ دلچسپیاں طبیعت کے مزاج کے مطابق مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ مثلاً کسی کو مطالعہ کا شوق ہوتا ہے کسی کو کھیلنے کا شوق ہوتا ہے۔ کسی کو ٹیلی ویژن کے پروگرام دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ وغیرہ۔ گویا جس طرح طبیعتوں میں فرق ہوتا ہے اسی طرح دلچسپیاں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب بھی ہم کسی شخص کو ایسے وقت میں جبکہ وہ اپنے شوق اور دلچسپی میں پوری طرح مستغرق ہوتا ہے DISTURB کریں گے تو وہ لازماً اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس کرے گا۔ بعض اوقات ایسی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں کہ بہت ہی سطحی قسم کے شوق ہوتے ہیں۔ ان کی خاطر ضروری امور کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ٹیلی ویژن کا شوق رکھنے والا پروگرام مشاہدہ کر رہا ہے اور اسے کسی کام کے لئے کہا جاتا ہے۔ اس لمحہ ہم اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کی طبیعت پر اس کا کتنا شدید اثر پڑتا ہے بظاہر وہ مجبور ہو کر کام کے لئے چلا تو جائے گا لیکن طبیعت میں ایک ہیجان اور دبا ہوا طیش لے کر جائے گا۔ کام کہنے والا خواہ اس کا گہرا دوست ہی کیوں نہ ہو وہ اس کے لئے بھی دل میں نفرت محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ مداخلت کی وہ صورت ہے جہاں خلل اندازی کو جائز اور برمحل سمجھا جاتا ہے اور ایسی صورت میں مداخلت کرنے والے پر الزام نہیں آئے گا بلکہ الزام اس شخص کو دیا جائے گا جو ایک سطحی قسم کی دلچسپی کی خاطر جس کی کوئی اہمیت نہیں ایک اہمیت رکھنے والے ضروری کام سے روگردانی کر رہا ہوتا ہے۔ اور ایسا شخص جو بھی شوق اور دلچسپی رکھتا ہے وہ نشے کی حد تک صورت اختیار کر چکی ہوتی ہے۔ جس طرح نشے کا عادی اپنا نشہ پورا کرنے کے لئے عزت و ناموس اور سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے شوق کی خاطر بڑے بڑے نقصانات کو باسانی برداشت کر لیتے ہیں۔

پھر مزید قابل توجہ بات یہ ہے کہ بعض جائز اور اہم معاملات میں بھی بسا اوقات مداخلت برمحل اور ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک نہایت ہی اہم کام میں مصروف ہے اگر کوئی دوسرا شخص درمیان میں حارج ہوگا تو نتیجۃً کام میں رخنہ پڑنے کا خطرہ ہے اور بر وقت وہ کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اچانک ایک شخص نہایت ہی اہم خبر یا اطلاع لے کر آتا ہے جو وقتی طور پر اتنی اہم ہے کہ تھوڑا سا بھی اس کے لئے مزید انتظار نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ چنانچہ ایسے لمحات میں سطحی شوق تو ایک طرف رہا بعض جائز اور اہم معاملات کو بھی وقتی طور پر پس پشت ڈالتے ہوئے پہلے اس کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے لیکن ساتھ یہ بات بھی یاد رہے کہ اس کو ہم وقتی نوعیت کا درجہ تو دے سکتے ہیں مستقل صورت قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ایسے معاملات ہر وقت پیش نہیں آتے بلکہ یہ ہنگامی نوعیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور کبھی کبھی پیش آتے ہیں۔ جب ایسا کوئی معاملہ پیش آجاتا ہے تو اس بات کا فیصلہ کرنا کہ دونوں میں سے کون سا کام زیادہ ضروری اور اہمیت کا حامل ہے، اسی شخص پر منحصر ہے جو کہ کام میں مصروف ہے۔

مداخلت کی دوسری صورت وہ ہے جو ناجائز اور بے محل سمجھی جاتی ہے بے جا مزاحمت کی وجہ سے بعض اوقات سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک ہنستا بستا گھر جس میں خاوند اور بیوی کے تعلقات بدستور خوشگوار چلے آ رہے ہوتے ہیں۔ اچانک ایک روز بیوی سے کوئی خطا ہو جاتی ہے کہ وہ ایسے لمحہ اپنے شوہر کے کام میں رخنہ انداز ہوتی ہے جبکہ خاوند کام میں پوری طرح محو ہے اور تخلیہ چاہتا ہے۔ یا وہ اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں بیٹھا گفتگو میں مصروف ہے اور بیوی اسے کسی کام کیلئے مزاحم کرتی ہے۔ چنانچہ بیوی کی مزاحمت پر خاوند کے دل میں نفرت بھر جاتی ہے اور وہ اسے برا بھلا کہنے لگتا ہے اور بعض اوقات نوبت یہاں تک بھی آجاتی ہے کہ وہ اپنے دوستوں میں بھی اس کو بے عزت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ گویا یہی ہنستا بستا گھر ماتم کدہ بن جاتا ہے۔ خاوند اور بیوی کے عائلی تعلقات دن بدن ابتری کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔ پھر عام روزمرہ معمولات میں بھی ہم ایسے بیشتر واقعات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ مثلاً ایک شخص ایک ضروری اور اہم کام میں مصروف ہے۔ ایک ایسا شخص جس کا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ صرف وقت کو ضائع کرنے کی خاطر وہاں آجاتا ہے اور اس کی مصروفیت میں حائل ہو جاتا ہے اور دوسرا شخص جو مصروف ہے اس کا طرف اس کے ساتھ دوستانہ تعلق ہے جس کی خاطر وہ اپنے ضروری کام کی قربانی تک دے دیتا ہے۔ اب ایک انصاف کی نظر سے دیکھنے والا یہی کہے گا کہ یہ ایسے شخص کے ساتھ سراسر زیادتی ہے

ہاں اگر کسی کام اور مقصد کی خاطر مصروفیت میں مداخلت کی جائے تو اس کو ہم ہرگز برا نہیں سمجھتے اور ایسی مداخلت ہمیشہ نتیجہ خیز اور فائدہ مند ثابت ہوتی ہے لیکن بغیر کسی مقصد کے خلل انداز ہونا بہت سے نقصانات کا باعث ہوتا ہے پھر ایسا ایک دفعہ یا دو دفعہ نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو دستور بنا لیا جاتا ہے جس سے اگلا شخص بھی تنگ آجاتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ ایسے موقع پر چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسی طرح علمی میدان کی طرف رجوع کریں تو اس میدان میں بھی آپ کو اس سے تعلق رکھنے والی متعدد مثالیں ملیں گی۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک بچہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کے ذہن میں اپنے روشن مستقبل کے متعلق کئی قسم کے خیالات ہوتے ہیں اور وہ ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ لیکن سطحی اور غیر تعلیمیافتہ ماحول میں رہنے والے والدین اس کی اس خواہش کی تکمیل میں روک بنتے ہیں۔ انہوں نے نہ تو خود تعلیم حاصل کی ہوئی ہوتی ہے اور پھر دوسری بات یہ کہ پورا ماحول جو اس پسماندہ ماحول میں کنوئیں کا مینڈک بن چکا ہوتا ہے اس کی اکثریت تعلیم کے خلاف ایسے والدین کے کان بھرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ اعلیٰ تعلیم سے بالکل بددل ہو جاتے ہیں اور اپنے بچے کے علمی مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ جب بھی بچہ پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے تو وہ جان بوجھ کر اس کے ذمہ کوئی کام لگا دیتے ہیں اور پھر بچہ بے چارہ کو بھی مجبوراً وہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر نہ کرے تو والدین کی ناراضگی مول لینی پڑتی ہے۔ چنانچہ ایسے بچے یا تو پڑھائی چھوڑ جاتے ہیں یا اگر جاری رکھیں بھی تو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی بے جا مزاحمت سے منع فرمایا ہے۔ اگر تجزیہ کیا جائے تو جائزہ لینے سے پتہ لگتا ہے کہ بہت ہی معمولی امور میں بھی بعض اوقات اس امر کا خاص لحاظ رکھا۔ اور ایسے اوقات میں مداخلت کیلئے اجازت لینے کا حکم فرمایا۔

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۶۵۸ :- MRS و MIMI SUMIATI W/O OYO SAEPUDIN. پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱/۱۰/۵۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سلائی مشین مالیتی/70.000 (۲) فرنیچر مالیتی/50.0000 (۳) حق مہر/50.000 اس وقت مجھے مبلغ/10.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MIMI SUMIATI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ SEP MISBAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ OYO SAEPUDIN خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۹ :- میں محمد CHAM-DANI ولد ACHMAD ZUBAIDI پیشہ مربی سلسلہ عمر ۳۳ سال بیعت ۲۶/۶/۷۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/76-000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد CHAMDANI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امام توحید احمدی وصیت نمبر ۲۴۴۱۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر الاسلام وصیت نمبر ۲۵۰۶۸۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۰ :- میں EMI بیوہ علی صاحب پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر/500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/40.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ EMI بیوہ علی صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ RUDIAWAN پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ WARDI S/O ANU انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۱ :- میں اے حنیفی YUDHANA ولد اے محمد صاحب پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) پرنٹنگ مشین مالیتی/1.000.000 روپے (۲) رنگین ٹی وی مالیتی/300.000 روپے اس وقت مجھے مبلغ/160.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اے حنیفی YUDHANA ولد اے محمد صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ DENY ACHMAD THO FARID انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ OTANG MAHMUD انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۲ :- میں احمد ایس ہدایت ولد ADING WIJAYA پیشہ مربی عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۸۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے"۔ اس وقت مجھے مبلغ/57.000 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد ایس ہدایت انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ HAMID MACHMUD S. انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ N.A.SAP ARI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۳ :- میں امیر الدین ولد ARBA پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 192 مربع میٹر مالیتی 3.000.000 روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ 700 مربع میٹر مالیتی/2.500.000 روپے (۳) زمین برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی/2.000.000 روپے۔ میزان/7.500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ/100.000 روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امیر الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ BASYIRUDIN AHMAD انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ABD RIJAKA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۴ :- میں انجم سمیع بنت ملک سمیع اللہ صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک سیٹ چاندی وزنی ۴½ تولہ مالیتی/280 روپے اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ انجم سمیع بنت ملک سمیع اللہ صاحب معرفت ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈیکل ہال مین بازار شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر منظور وصیت نمبر ۲۴۲۴۴ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک خالد محمود جنرل سیکرٹری شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۷۶۶۵ :۔ میں صدیقہ بیگم بیوہ شیخ ناصر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیورات ۳۲ تولے (۲) حق مہر وصول شدہ /۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ صدیقہ بیگم بیوہ شیخ ناصر احمد صاحب ۵۵ بیت الفضل مصطفٰے پارک اوکاڑہ۔ گواہ شد نمبر ۱ منور رشید وصیت نمبر ۱۸۰۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حاکم علی وصیت نمبر ۱۱۰۷۰۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۶ :۔ میں ثریا حنا زوجہ انعام الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۶/۷ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سونا ساڑھے آٹھ تولے بصورت زیورات (۲) حق مہر چھ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ثریا حنا کوارٹر ۶/۷ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ انعام الرحمٰن وصیت نمبر ۲۴۸۱۰ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۷ :۔ میں ثاقب رشید ولد چوہدری رشید احمد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسیب شہید کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ثاقب رشید ۷/بی حسیب شہید کالونی رحیم کلینک فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ وسیم احمد ناصر 501/A پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری مقصود احمد ولد رحیم بخش 425/A پیپلز کالونی فیصل آباد

مسل نمبر ۲۷۶۶۸ :۔ میں اُم کلثوم بنت چوہدری غلام محمد قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوہلہ مہاراں چیندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۵۰۰ روپے بذمہ خاوند (۲) زرعی اراضی ساڑھے پانچ ایکڑ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ اُم کلثوم بنت چوہدری غلام محمد پوہلہ مہاراں P/O چیندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ میاں سلیم اختر ریڈرس روڈ سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری لطیف احمد ریڈرس روڈ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۷۶۶۹ :۔ میں رسول بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن 433/ج ب دھروکے P/O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپے وصول شدہ (۲) زیور طلائی ½۱ تولہ مالیتی /۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ رسول بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی چک 433/ج ب دھروکے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد نمبر ۱ مبشر احمد طاہر وصیت نمبر ۲۲۸۴۳ گواہ شد نمبر ۲۔ مبارک علی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۶۷۰ :۔ MRS JHAHERAH RITTA YUNINGSIH WIFE OF 9LMAN FAJAR. پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۸۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر نقدی کی صورت میں /400.000 روپے (۲) حق مہر طلائی انگوٹھی وزنی 5 گرام /120.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /34.200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ MRS THAHERAH RITTA YUNINGSIH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ OYON DA-RYANTO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ 9LMAN FAJAR انڈونیشیا۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

جیسا کہ ایک موقع پر فرمایا۔ اے مومنو! چاہیئے کہ وہ لوگ جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں اور وہ لوگ جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے وہ تین وقتوں میں اجازت لے کر اندر آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے، اور جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہیں۔ ان وقتوں کے بعد اندر آنے جانے پر نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر کوئی گناہ ہے کیونکہ بعض تم میں سے بعض کے پاس ضرورتاً اکثر آتے جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بہت علم والا اور حکمت والا ہے۔" (سورۃ النور آیت ۵۹)

"وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور اس دعا کا مقبول ہونا ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر ہو۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"پھر موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں"۔

(الفضل ۴ فروری ۱۹۷۳ء)

افراد جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر کے اس روحانی تحریک کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

بقیہ: ص۱ سے آگے

کی بجائے ایسی حرکتیں کیں کہ یہ تعلقات قطع ہو جائیں تو یاد رکھنا تم خدا سے اپنا تعلق منقطع کر لوگی اور جس سے منتیں کر کر کے اپنی مرادیں مانگتی ہو وہ تمہاری مرادیں پوری نہیں کرے گا۔ یہ تفسیر میری نہیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفسیر ہے۔ آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گویا آپؐ کو خبر دی کہ خدا کا نام رحمٰن اُسی مادے سے ہے جس مادے سے ماں کا وہ عضو رحم کہلاتا ہے جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا رحم ماں کے UTERUS (بچہ دانی) کیلئے بھی نام رکھا گیا۔ رحم ہی خدا کے رحمان کے نام کی بنیاد ہے۔ فرمایا اگر تم رحمی رشتوں کو کاٹو گے تو خدا کے رحم سے بھی کاٹے جاؤ گے اور ایک کا دوسرے سے بڑا گہرا تعلق ہے پس جو رحمانیت سے کاٹا گیا وہ تو کہیں کا بھی نہیں رہا اور ایسے معاشرے کا رحمانیت سے کاٹے جانے کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اس معاشرے میں محبت نہیں پل سکتی۔ اور نفرتیں پیدا ہو جاتی ہیں"۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۰ء کے موقع پر ۲۸ جولائی کو احمدی خواتین سے خطاب)

اعلان برائے لجنات

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کی بجائے ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر کو ہوگا۔ (اگر اللہ نے چاہا تو)

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

پتہ جات درکار ہیں

نظارت مال (خرچ) کو مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتہ جات درکار ہیں۔ اگر یہ خود پڑھیں یا کوئی اور دوست انہیں جانتے ہوں تو براہ کرم ان کے موجودہ ایڈریس سے ناظر صاحب مال (خرچ) ربوہ کو اطلاع دیں۔

۱۔ مکرم اعجاز احمد صاحب ابن مکرم محمد سعید احمد صاحب جو کبھی ربوہ میں محلہ دارالعلوم میں رہتے تھے۔

۲۔ مکرم فضل الرحمان صاحب ابن مکرم نواب دین صاحب جو کبھی کرشن نگر لاہور میں رہتے تھے۔

۳۔ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم طالب حسین صاحب جو کبھی دارالصدر غربی الف ربوہ رہتے تھے۔

۴۔ مکرم نذیر احمد صاحب اشرف ابن مکرم کمال الدین صاحب۔ سابقہ ایڈریس رگوٹھ فتح دین معرفت مکرم رحمت علی صاحب دکاندار گمبٹ ضلع خیرپور سندھ۔

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون:۔ گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ عدالت سابق وزیراعظم کے خلاف ریفرنس سے مطمئن نہیں عدالت نے کہا کہ ریفرنس تیار کرنے والوں کے حلفیہ بیان بھی درکار ہیں۔ بینظیر بھٹو کو نوٹس جاری کروانے کیلئے سرکاری وکیل دو گھنٹے تک دلائل دیتے رہے۔

○ محمد خان جونیجو نے مایوس مسلم لیگی امیدواروں سے از سرِ نو درخواستیں طلب کر لی ہیں محمد خان جونیجو اور پاکستان مسلم لیگ کا مرکزی پارلیمانی بورڈ ایسے تمام امیدواروں کی درخواستوں پر ۱۹ ستمبر کو اسلام آباد میں غور کریں گے۔

○ امریکی سفیر رابرٹ اوکلے کے بیان کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا گیا ہے چنانچہ حکومت پاکستان نے امریکی ناظم الامور کو دفتر خارجہ میں بلا کر اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے قومی اسمبلی توڑنے کے خلاف درخواستیں سندھ اور لاہور ہائی کورٹ میں منتقل کر دی ہیں اور کہا ہے کہ انتخابات مقررہ وقت پر ہوں اور قانونی کارروائی کو کسی صورت بھی انتخابات کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔

○ شریف الدین پیرزادہ نے سپریم کورٹ میں بیان دیا ہے کہ آٹھویں ترمیم کا خالق میں نہیں جسٹس حمود الرحمٰن تھے۔ اور کہا کہ انہوں نے اور غلام اسحٰق نے اس تجویز کی مخالفت کی تھی۔

○ سابق وفاقی وزیر غلام احمد مانیکا نے ریفرنس کے جواب میں خصوصی عدالتوں کو چیلنج کر دیا ہے وکیل صفائی نے کہا کہ ریفرنس میں لگایا گیا الزام بدعنوانی میں نہیں آتا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نگران حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ۲۴ اکتوبر کے بعد ۲۵ اکتوبر بھی آئے گی اور جب عوام ناانصافیوں کا ازالہ چاہیں گے تو عوامی احتسابی عمل ظلم کے ہر نشان کو مٹا دے گا۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کیخلاف دو اور ریفرنس کی تیاری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ آئندہ ہفتے یہ دونوں ریفرنس لاہور میں داخل کئے جائیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ نگران وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے خلیج کے بحران، دوطرفہ تعلقات خصوصاً کویت پر عراق کے قبضہ کے بعد کی صورت حال اور اس پر پاکستان کے اصولی موقف کے علاوہ سعودی عرب کی سلامتی کے بارے میں پاکستانی تشویش پر تبادلہ خیال کیا۔

○ امریکی بحری جہاز نے جمعہ کے روز خلیج میں عراقی آئل ٹینکر پر اس وقت فائرنگ کھول دی جب اسے وارننگ دی گئی کہ پابندی کی لائن سے آگے نہ بڑھے جو کہ ایران کی طرف جا رہا تھا۔ اس کارروائی میں آسٹریلیا کے فریگیٹ نے امریکی فریگیٹ کی معاونت کی۔

○ عراقی فوجیوں نے کویت کے چڑیا گھر کے ۷۰ فیصد حلال جانور کھا لئے ہیں خصوصاً انہوں نے چڑیا گھر کا کوئی ہرن نہیں چھوڑا۔ ایسے ہی چڑیا گھر کے پرندوں کا بھی صفایا کر دیا ہے۔

○ روسی صدر گورباچوف نے روسی معیشت کی بحالی کا نیا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ اس کے مطابق ۵۰۰ دنوں میں بنکاری، غیر ملکی سرمایہ کاری اور ٹیکسوں کے نظام میں تبدیلی لائی جائے گی۔

○ کویت میں عراقی فوجیوں کی جانب سے فرانسیسی سفارت کار سمیت چار افراد کی گرفتاری کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ خام تیل کو مختلف کیٹگریز میں فی بیرل ۶۵ اور ۶۶ سینٹ کا اضافہ ہوا ہے۔

پتہ